رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے

البدر

قادیان

انڈیا سے باہر پانچ روپیہ (صہ)

جلد ۱۳ | قادیان مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ | نمبر (۳۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور بعد عصر درس قرآن فرماتے ہیں۔ اور تمام نمازیں خود پڑھاتے ہیں ؛

(۲) قادیان بوٹاری ریلوے خدا کے فضل و کرم سے بروز جمعہ ۱۶ نومبر ۲۸ء کو اسٹیشن قادیان تک جڑائی کرتی ہوئی پہنچ گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ ۱۴ نومبر کو بعد ظہر قادیان کی سرحد میں پہنچی۔ جس کی خوشی میں تمام دفاتر سلسلہ میں تعطیل کی گئی۔ امید تو یہ ہے۔ کہ جلسہ سالانہ سے پیشتر سواریوں کی آمد و رفت بذریعہ ریل ہونے لگیگی۔ سردست قادیان تک ہی ریل تیار ہوئی ہے۔ اگلا حصہ کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے ؛

(۳) ماسٹر یعقوب خاں صاحب پیغامی نے جو فوجداری دعویٰ زیر دفعہ ۵۰۰/۵۰۱ تعزیرات ہند لاہور اپنے جائے قیام کو چھوڑ کر کسی مصلحت سے بمقام گجرات ایڈیٹر صاحب الفضل اور پرنٹر الفضل کے خلاف دائر کیا تھا۔ اس کی تاریخ پیشی ۷ نومبر تھی بوجہ سمن تعمیل نہ ہونے نیز حاکم عدالت کے رخصت پر جانیکے اس تاریخ پر پیش نہ ہوا۔ آئندہ تاریخ ۲۲ نومبر ۲۸ء مقرر ہوئی ہے ؛

درخواست دعا:۔ اخویم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب چند روز سے انفلوئنزا میں مبتلا ہے۔ احباب خاص طور پر ان کی صحت و زندگی کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔ نسبتاً صحت ہو رہی ہے۔ مگر ابھی کامل صحت نہیں ہوئی۔ دعا کی سخت ضرورت ہے ؛

احمدی خواتین کیلئے قربانی و ایثار کا موقعہ

احمدیہ مشن لنڈن کو خواتین کی امداد کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ خواتین میں مذہب کے متعلق بیداری اور جوش پیدا کرنے کے لئے جو مساعی فرماتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں حضور نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ لنڈن مشن کے کام میں چونکہ روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے کارکنوں میں بھی اضافہ کی ضرورت ہے۔ اس اضافہ کا خرچ خواتین ادا کریں۔ جس کا اندازہ ایک سال کیلئے نو ہزار روپیہ کیا گیا ہے ؛

اس کے لئے حضور نے یہ شرط لگا دی ہے۔ کہ خواتین یہ چندہ اپنے پاس سے دیں۔ خواہ نقدی کی صورت میں خواہ زیور کی صورت میں۔ اور مردوں سے ہرگز اس چندہ کے لئے کچھ طلب نہ کریں۔ اگر ان کے پاس کم رقم ہے۔ تو اس سے شرمائیں نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔ نہ کہ رقموں کو وہ اخلاص سے کام کریں ؛

پس خواتین کو چاہیئے۔ جہاں تک جلدی ہو سکے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض جگہ مستورات نے اس غرض کے لئے جلسے منعقد کئے ہیں۔ اور فراہمی چندہ کی کوشش کر رہی ہیں دوسرے مقامات پر بھی ایسے ایسے جلسے منعقد کرنے چاہئیں۔ اور ان کی روئداد سے فاروق کو اطلاع دی جائے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن احمدیہ مردان و نہرو رپورٹ

۸ر نومبر ۲۸ء کو انجمن احمدیہ مردان کا خاص اجلاس بصدارت میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت منعقد ہوکر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔ اور قرار پایا۔ کہ اس کی کاپیاں پریس اور لوکل گورنمنٹ اور حکام مقام ضلع کے پاس بھیجی جاویں:۔

(اول) انجمن احمدیہ کا یہ اجلاس نہرو کمیٹی کی رپورٹ کی سخت مخالفت کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے حقوق بُری طرح پامال کئے گئے ہیں۔ ایسی رپورٹ مسلمانوں کے لئے ہرگز قابل تسلیم و عمل نہیں:۔

(دوم) (الف) تمام ملک میں فیڈرل حکومت کا طریق صوبہ جات کی مکمل خود اختیاری کے ساتھ جاری کیا جاوے:۔

(ب) مرکزی حکومت میں کم از کم مسلمانوں کی ۱/۳ نیابت ہونی چاہیئے:۔

(ج) تمام صوبوں میں جداگانہ انتخاب کو قائم رکھا جاوے۔ اور ہر جگہ ملازمتوں میں ہر قوم کو اس کی تناسب آبادی کے لحاظ سے ملازمتیں ملنی چاہیئے:۔

(سوم) آئندہ مسلمانوں کے لئے مزید نقصان و خطرات کا اندیشہ ہوگا۔ اگر اصلاحات کی قسط آئندہ میں امور ذیل کو ملحوظ نہ رکھا گیا:۔

(الف) صوبہ سرحد و بلوچستان میں ہندوستان کے دیگر صوبوں کے مساوی اصلاحات کا نفاذ +

(ب) سندھ کی علیحدگی اور وہاں بھی ویسا ہی مکمل اصلاحات کا نفاذ:۔

(چہارم) مذہب پر عمل اور تبلیغ کے بابت پوری آزادی ہونی چاہیئے:۔

(پنجم) مسلمانوں کے اہلی و مالکی معاملات کا فیصلہ اسلامی قانون کے مطابق ہونا چاہیئے:۔

(ششم) ہندوستان کی دفتری زبان اردو ہونی چاہیئے

(ہفتم) سائمن کمیشن کے سرحد پر آنے کے موقعہ پر

(الفضل ۲۳ نومبر ۲۸ء)

جاوے۔ جس میں یہ ظاہر کیا جاوے۔ کہ ہم کمیشن کے ساتھ کلی طور پر تعاون کے لئے تیار ہیں۔ اور نہرو رپورٹ کے سخت مخالف ہیں۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کی حق تلفی کی گئی ہے:۔

(چراغ الدین مولوی فاضل سکرٹری انجمن احمدیہ مردان)

بابو عبدالحمید صاحب شملوی کی مستریوں سے بیزاری

الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ "فتنہ مستریاں" والا فاروق کا خاص نمبر کامیاب ہوکر دشمنوں کی ذلت و رسوائی کا باعث ہوگیا۔ مستریوں نے اپنے اشتہاروں میں بار بار بابو عبدالحمید صاحب شملوی کا ذکر کیا ہے۔ اور اس فتنہ میں بابو صاحب موصوف کو نمایاں طور پر ہیرو ثابت کرنے کی لگاتار کوشش کی ہے۔ یہ وہی بابو عبدالحمید صاحب داماد مولوی عمرالدین صاحب جالندھری اور ہمزلف مستری عبدالکریم پسر مستری فضل کریم ہیں۔ جن کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۷ صفحہ کا خط بجواب ان کے شبہات و اعتراضات کے لکھا تھا۔ جس کے بعد وہ خدا کے فضل سے ہدایت یاب ہوئے اور معافی نامہ لکھکر بحضور حضرت صاحب ارسال کر دیا۔ میں نے فاروق کا مستریاں والا نمبر بذریعہ رجسٹری بابو عبدالحمید صاحب کو جب تحریک مولوی عمرالدین صاحب خسر بابو صاحب ارسال کر کے ساتھ ہی ایک خط لکھا۔ کہ آپ اس اخبار کو پڑھ کر اطلاع دیں۔ کہ آپ کا کوئی اعتراض تو باقی نہیں رہا۔ بابو عبدالحمید صاحب آج کل پونہ میں ہیں۔ وہاں سے میرے نام ان کا مندرجہ ذیل خط مورخہ ۱۳ر نومبر ۲۸ء آج ۱۷ر نومبر کو پہنچا ہے۔ جس کو میں ناظرین فاروق کی واقفیت کے لئے اور خاص کر فضل کریم اینڈ کو مستریان کی زبان بندی کے واسطے بلفظہٖ شائع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بابو صاحب موصوف کو استقامت اور بیش از بیش اخلاص عطا فرماوے آمین (ایڈیٹر)

(الحکم کا خط آگے درج کیا جاتا ہے)

بابو عبدالحمید صاحب کا خط از پونہ

ایڈیٹر صاحب فاروق۔ السلام علیکم

آپ کا نوازشنامہ اور اخبار (فاروق کا خاص نمبر) ملا۔ پڑھکر ازحد خوشی ہوئی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزاء خیر دے۔ مجھے ازحد افسوس ہے۔ کہ یہ لوگ (مستری فضل کریم وغیرہ) میرا نام کیوں ابھی تک لئے جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سوائے میرے اور برادرم غلام احمد کے (جن کا خط قبل ازیں مستریوں سے بیزاری کا فاروق میں شائع ہو چکا ہے) شملہ میں کوئی نہیں تھا جو اس سازش اور فتنہ میں حصہ لیتا تھا۔ لہذا میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ شملہ میں خدا کے فضل سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے۔ جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات پر اب کوئی اعتراض ہو۔ مجھے جو اعتراض تھے۔ وہ صاف ہو گئے تھے۔ مجھے حضرت صاحب نے معاف کر دیا تھا۔ افسوس ہے۔ کہ اس کا اعلان نہیں کیا گیا +

"پیغام حق" (مستریوں کے اخبار) سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی عبدالکریم اور دیگر صاحبان (مستری خاندان) احمدیت سے ارتداد کر چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے بچا لیا ورنہ میں بھی اسی گڑھے میں گرا ہوا تھا۔ جس میں یہ لوگ اس وقت ٹھوکریں کھا رہے ہیں +

مولوی عبدالکریم صاحب کہتے تھے۔ کہ وہ احمدیت کو کبھی خیرباد نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ احمدیت کی خاطر انہوں نے گھر چھوڑا بار چھوڑے حتیٰ کہ ساری دنیا چھوڑ دی۔ اور قادیان آکر بس گئے۔ لیکن نتیجہ دیکھئے۔ تو اس سے ہر ایک انسان کو یقین ہو سکتا ہے۔ کہ احمدیت انہوں نے کبھی حاصل کی ہی نہیں تھی جس شخص نے احمدیت کے روشن چہرے کو ایک دفعہ سچے دل سے دیکھ لیا ہو۔ وہ کبھی اس طرح بھٹک نہیں سکتا۔ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ اور پھر راہ راست پر ان کو لے آوے۔ آمین:۔

آپ بھی ان کے لئے دعا کریں۔ آخر وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ احمدیت سے انہیں بُغض نہیں مگر کاموں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ زبانی بات ہے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں میرا ادب سلام عرض کریں شکور ہونگا" والسلام

(عبدالحمید احمدی از پونہ ۱۳ر نومبر ۲۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۲۸ء

کرم آبادی سگ دیوانہ

تجھے کس بات پہ ہے ناز اے ایماں فروشی اتنا
سنبھل او سگ گزیدہ مت دکھا جوش و خروش اتنا

اسلام ایک ایسا مکمل مذہب ہے۔ جس میں انسانی فطرت کی تربیت کے کامل سامان موجود ہیں۔ ابتدائے دنیا سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کی ہدایت کے واسطے انہی میں سے کسی خاص شخص کو چن کر اس کو اپنی رسالت کا تاج پہنا دیتا ہے۔ جس کے بعد وہ انسان کامل اپنے گرد و پیش والوں کو خدا کی طرف آنے کی دعوت دینے لگتا ہے۔ اس خدا کے رسول کا نہ کوئی خاص ممتاز لباس ہوتا ہے نہ اس کے ساتھ کوئی فوج جرار یا خزانہ ہوتا ہے۔ وہ کوئی عجیب الخلقت ہوتا ہے۔ عام انسانوں جیسا ایک انسان تمام خواص بشری کا مجموعہ دوسروں کی طرح کھاتا اور دکھ پاتا اور کھاتا پیتا چلتا پھرتا سب کو نظر آتا ہے۔ بلکہ خدا کے رسولوں کی عموماً یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اکثر گمنام اور غربت و فقر کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جبکہ ان کو رسالت کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ عزّ و جلّ اہل دنیا کو اپنی قدرت اور اقتدار اور جلال کا نمونہ ان کے ذریعہ سے دکھلائے۔ اگر کسی متقدر ہستی کو رسول بنا کر بھیجے۔ اگر کسی بادشاہ وقت یا پہلے سے شہرت یافتہ اور ہر دلعزیز انسان کو مامور بہ رسالت کر دے۔ تو اہل دنیا یہ کہنے لگتے ہیں۔ کہ یہ تو ایک مالدار دولتمند اور بادشاہ اور لوگوں میں پہلے ہی ہر دلعزیز تھا۔ خواہ مخواہ بھی لوگوں نے اس کے رعب اور شہرت اور دولت کی وجہ سے اس کی باتوں کو ماننا اور قبول کرنا تھا۔ ورنہ ان کی جان کی خیر نہ تھی۔ ان وجوہات کی بنا پر خدا تعالیٰ ایسے غیر معروف اور گوشہ نشین اور دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے بالکل غیر وجیہہ شخص کو تاج رسالت بخش کر پھر اس کو سب پر غالب کر کے دکھا دیتا ہے۔ تا دنیا جان لے۔ کہ یہ اقبال یہ کامیابی یہ فلاح دارین یہ عزت اس کی اپنی طاقت سے نہیں حاصل ہوئی۔ بلکہ اس کے ساتھ کوئی پُر جلال ہستی ہے۔ جس نے ذرہ سے اس کو آفتاب اور تنکے سے درخت ثمردار اور ایک وجود سے ہزار در ہزار بنا دیا۔ مادّی دنیا کے مادہ پرست حیران ہو کر رہ جاتے ہیں۔ جبکہ وہ مادّی اسباب ترقی کا عدم اور مخالف اسباب کی موجودگی میں اس ایک و تنہا بے یار و بیکس انسان کو اپنی آنکھوں کے سامنے غیر معمولی کامیابی حاصل کرتا دیکھتے ہیں۔ اور ان کی بڑی سے بڑی دنیاوی طاقت اور مخالفین کی شبانہ روزی مخالفت اس کے قدم کو جنبش نہیں دے سکتی۔ از آدم تا ایندم ایک بھی خدا کا مامور اور مرسل ایسا نہیں نظر آئیگا۔ جسکی بربادی اور تباہی اور ہلاکت اور ناکامی کے لئے ابناء دنیا اور شیاطین الانس نے ناخنوں تک زور نہ لگا لیا ہو۔ مگر بایں ہمہ مخالفانہ جد و جہد کے پھر وہ کامیاب نہ ہو گیا ہو۔

خدا کی کامل کتاب قرآن مجید نے بہت سے انبیاء و رسل اور ان کے منکرین و مصدقین کے حال بیان کر کے امت محمدیہ کو بتلا دیا۔ کہ وہ ان سے سبق حاصل کریں۔ اور ساتھ ہی برگزیدگان الٰہی کی مخالفت جن جن طریقوں سے مخالفین و مغضوبین و منافقین و منکرین و کافرین نے کی ہے۔ وہ بھی کھول کھول کر ظاہر کر دی ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھ جاؤ۔ کسی سطر میں کسی سورت میں کسی آیت میں یہ لکھا ہوا نہ پاؤ گے۔ کہ مومنین اور راستباز صالحین نے کسی کاذب مدعی نبوت کی بھی اس طرح مخالفت کی ہے۔ جس طرح مکذبین رسل نے خدا کے سچے رسولوں کی مخالفت کی۔ اس میں شک نہیں کہ سچے رسولوں کی سخت سے سخت مخالفت ہوئی۔ مگر کن لوگوں نے کی۔ اور کس طرح کی؟ اس کا حال قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے۔ کہ سب سے پہلا نبی اور مامور من اللہ آدمؑ تھا۔ ایک شخص اس کا منکر ہوا۔ اور یہ پہلا منکر تھا۔ جو آدم کے انکار سے ابلیس کہلایا۔ ابی و استکبر وکان من الکافرین۔ اور آدم کا انکار کر کے کافروں میں داخل ہو گیا۔ ربنا لا تجعلنا من الکافرین آمین۔

نوح علیہ السلام کا خدا کا پیغام لے کر اپنی قوم کی طرف آنے۔ اور ان کو کہنا۔ اے قوم "انی لکم نذیر مبین" آگے قوم کے عوام نہیں سردار کیا جواب دیتے ہیں۔ ما نرٰیک الا بشرا مثلنا وما نرٰیک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرای وما نرٰی لکم علینا من فضل بل نظنکم کٰذبین اے نوح ہم تو تجھے اپنے جیسا آدمی دیکھتے ہیں تو رسول اور نذیر کس طرح ہے۔ اور ہم تیرے پیروؤں میں بھی ان لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ جو ہمارے ظاہر اذیبل اور رذالے ہیں۔ اور نہ ہم تم پر اپنے سے بڑھکر کوئی فضل و بزرگی دیکھتے ہیں۔ دیکھو یہ تکذیب کا طریق مومنین کا ہے۔ یا کافروں اور بدمعاشوں کا۔ ایسا ہی حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل و یعقوب اور یوسف اور ہود اور لوط اور موسیٰ و عیسیٰ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب شیطان کی ذریت اور تاریکی کے فرزندان نے کی۔ یہانتک کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے نہایت افسوس کے ساتھ فرمایا۔ کہ یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔ یعنی حسرت ہے ان بندوں پر کہ جو رسول بھی ان کے پاس آیا۔ تو انہوں نے اس سے ٹھٹھا کیا۔ اور بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فعلی دیگر فرماتا ہے۔ کہ اے رسول تو ان بے حیاؤں اور نالائقوں کی ہنسی اور ٹھٹھے اور تکذیب و دشمنی کی پروا نہ کر۔ یہ تیرے ساتھ ہی ایسا نہیں کرتے۔ تجھ سے پہلے بھی جس قدر رسول دنیا میں آئے ہیں۔ ان کے ساتھ انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور یہ بھی ہماری ایک مصلحت ہے۔ کہ ہم ان مسخروں کو بھی موقع دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنا سارا زور مخالفت صرف کر کے کوئی ارمان نہ باقی رکھیں۔ پھر دیکھ لیں گے کہ خدا کے فرستادہ کا کیا بگاڑ سکے۔ پس کن ان یجعلنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکل نبی عدو من المجرمین۔ ہم ہر ایک نبی کے واسطے بدکار اور بدمعاش لوگوں کو مخالفت کرنیکے لئے کھڑا کر دیا کرتے ہیں۔ ان کی ذرا بھی حقیقت نہ سمجھو یہ سب ہلاک شدہ ہیں۔ اور تباہ ہونے والے ہیں ؛

اس خدائی قانون اور سنت اللہ کے مطابق ضروری تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مقابلے میں بھی زمانہ حال کے اشرار اور ان کے رئیس اور شیطان کی ذریت میں سے چیدہ اور منتخب مجرم کھڑے ہوتے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود کی صداقت ان کی تکذیب سے مثل انبیاء ثابت ہو جائے کیونکہ جھوٹے مدعیان نبوت کی تکذیب کا طریق جو مومنین اور صالحین نے اختیار کیا ہو۔ قرآن مجید میں مذکور نہیں۔ قرآن مجید میں تو سچے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا ذکر ہے۔ کہ وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں۔ اگر اسی طرح انبیاء سابقین کی تکذیب ہوئی ہے جس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی مجرمین زمانہ حال کر رہے ہیں تو بلاشبہ خدا کا فرستادہ مسیح موعود اپنے دعوی میں صادق ہے۔ اور اگر مکذبین کا طریق تکذیب صحابہ اور مومنین کے طور پر واقع ہوا ہے۔ جس کا ثابت کرنا مکذبین کے ذمہ ہے۔ کہ وہ اس طریق سے تکذیب کر رہے ہیں۔ جس طرز سے مسیلمہ کذاب وغیرہ جھوٹے مدعیان نبوت کی تکذیب کی گئی ہے۔ تو ہم تسلیم کر لیں گے۔ کہ واقعی مکذبین مسیح موعود مومن اور متقی رشید اور صالح انسان ہیں۔ اور مرزا صاحب اپنے دعوی میں صادق نہیں۔ اور اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکیں۔ اور ان کا طرز تکذیب کفار اور منافقین اور منکرین کے مشابہ ہو۔ تو یقیناً وہ شیاطین الانس اور اشرار الناس اور خناس من الجنۃ والناس ہیں خواہ امرتسری رند ہو یا کرم آبادی درند لہذا ہم

خفاش کرم آبادی کو چیلنج

کرتے ہیں۔ کہ وہ ہندوؤں کی کسی تاریخ اور شاستر سے اس بات کا ثبوت دے۔ کہ ہندوؤں کے رشی اور منی اور اوتاروں کی کیا اسی طرز سے تکذیب نہ ہوا کرتی تھی جس طرح سے آج نقاش حضرت کرشن علیہ السلام کی کر رہا ہے۔ چونکہ نقاش کو ہندو نسل سے ہونے کا فخر ہے۔ اور اسلام سے اس کو اتنی ہی نسبت ہے۔ جتنی برہمن کو گائے کے گوشت سے اس لئے اس سے ہندو پنڈتوں کا ہی حوالہ مانگا گیا ہے۔ اور اس کی تکذیب کا ہم ذیل میں نمونہ پیش کر دیتے ہیں۔ کہ اس نمونہ کی تکذیب اپنے اسلاف سے دکھائے ورنہ ڈوب کر مر جائے۔

نقاش کی یہ شوخیٔ گفتار دیکھئے
آتش فشانیٔ دہن مار دیکھئے

حاشیہ خانچند انی رام زفرل "ہاجی" عرف "نقاش" نے ۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۸ء کے روزانہ "زمیندار" کے کالم "مزخرفات" معروف بہ "فکاہات" میں "حدیث قادیان" کی سرخی سے اپنی ناپاک فطرت اور گندہ طینت کا جس پیرایہ میں اظہار کیا ہے۔ اس سے "ہاجی" خفاش کی لطافت طبعی اور شرافت قلبی کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اس بدنصیب حیوان بشکل انسان کو اپنی تاریک زندگی اور اندرونی گندگی سے ذرا بھی شرم نہیں آتی۔ اگر یہ غنڈا پن اور یہ بازاری طرز ہی اس کو بھاتی ہے۔ تو وہ کھلے بندوں بھانڈوں میں مکر کیوں اپنی سفلی زندگی نہیں گذار لیتا۔ وہاں استاد بنکر رہ سکے گا۔ چار پیسے بھی تنور شکم کے لئے ملتے رہیں گے۔ شریفوں میں اس کا شمار رہنا اب ناممکن سا ہے۔ ایسے بدطینت خفاش سیرت حمار صورت ننگ صحافت کو کسی اخبار سے کیا واسطہ۔ مثل مشہور ہے۔ کہ

تو گدھی گھمار کی تجھے رام سے کیا

ناظرین ذرا اس سابق "مولانا" اور لیٹ "ظفر الملت والدین" حال "آقائی ظفر علیخان" کی حدیث قادیان ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس کے حال زار پر آنسو بہا کر اظہار افسوس کیجئے۔ کہ ؎

سنگ گر زادے بجائش مادرش
خوش بود اے زیں نطفۂ بدگوہرش

"حدیث قادیان"

بگڑتا اس لئے ہے آج مجھ سے اتقان کا
کہ دور جاہلیت سے میرا دل ان پہ مائل تھا
زکوۃ حسن دینے میں ذرا وہ بخل کرتے تھے
مگر میں بے لئے ملتا نہ تھا ایسا ہی سائل تھا
میرے ہونٹ آشنا تھے اس کے لب ہائے عقیقی سے
میرا ہاتھ ان کے نور افروز گردن میں حمائل تھا
پیمبر زادگی ان کی مرے آڑے تو آتی تھی
مگر میں اس نبوت کا نہ قائل ہوں نہ قائل تھا
میں رند لم یزل ہوں اسکی کچھ پروا نہ تھی مجھ کو
کہ ان کے اور میرے درمیاں اسلام حائل تھا
مسلمان ہو کے انگریزوں کے ناوک سے ہوا زخمی
مرا یہ دل جوان کے خنجر مژگاں کا گھائل تھا
روداد بخاری (زمیندار ۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۸ء)

بار خدایا یہ کسی آدمی کے بچہ کی تحریر ہے یا کسی خبیث خناس کی تقریر۔ یہ کوئی علمی اعتراض اور شریفانہ انداز ہے جس کا محققانہ جواب دیا جائے یا تھیٹر کے مسخرے ایکٹر کا پارٹ جسمیں نہ حیا ہے نہ ایمان محض تماش بینوں کی دل لگی کا سامان۔ یہ اقلم شوخی کرتا ہے۔ اور دل چاہتا ہے۔ کہ ایسے سفیہہ ناشناس اور خفاش فطرت نقاش کی گوشمالی اور تنبیہ کے واسطے اس کے مناسب حال لکھوں۔ لیکن احمدیت اور اسلام ایسا کرنے سے مجھے روکتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ "خفاش کرم آبادی" شرارت میں بڑھتا جاتا ہے اور ۴ر نومبر کے زمیندار میں اس سے بھی بڑھ کر بکواس کرتا ہے۔ جس کا خمیازہ آئندہ بھگتیگا اور بغیر سرکوبی کے باز آنیوالا نہیں۔ اسی شش و پنج میں تھا۔ کہ ایک بزرگ فلاسفر اسلام کا یہ مصرعہ پیش نظر آگیا۔ کہ ؎

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

تو میرا ضمیر جواب ترکی بہ ترکی پر آمادہ ہوا۔ جس کے بعد میں نے اس کا جواب لکھ دیا ہے۔ جو انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا اور "نقاش" کے حواس بجا ہو جائیں گے۔ ناظرین! نقاش کی "حدیث قادیان" کے جواب میں "صدائے گنبد" ملاحظہ فرمائیے اور ۴ر نومبر کے "زمیندار" کے جواب کا انتظار کیجئے۔ اس شیطان حیثیت حیوان ناطق کو عوام و جہلا نے اس کی حیثیت سے بڑھکر جو سر چڑھایا تھا۔ اب اسکی شرارتوں کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور غضب الٰہی کو بھڑکانے کے لئے ہاتھوں اس نے سامان کر لئے ہیں۔

حضرت یہ دنیا اس کو ذلت دے گی ہم گر اب کے گئے تو پھر نہ آئیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدائے گنبد

یہ ہے وہ تیر جو پھینکا تھا تو نے برگزیدوں پر
سنبھل اور کھول آنکھیں دیکھ اب باری تری آئی
بزبانِ نقاشِ خفاش

بتاؤں حال کیا اپنا میں کیسا بدخصائل تھا
طفولیت میں ہی میں مظہرِ جملہ رزائل تھا

میں وہ بدبخت تھا شیطان سیرت جس کو کہتے ہیں
نہ تھا میرا کوئی مذہب نہ میں مذہب کا قائل تھا

شرارت سوجھتی تھی ہر گھڑی مجھ کو شقاوت سے
یہ وہ جوہر ہیں جن سے بن گیا ابن الفضائل تھا

کبھی میں کرتبوں میں اپنے بھانڈوں سے بھی بڑھ جاتا
کبھی میں جُبّہ پوشی سے پُر از مکر و جبائل تھا

حکومت اور مذہب کی اطاعت سے نہ تھا مطلب
اگرچہ کچھ نہ کچھ میں واقفِ جملہ مسائل تھا

بغاوت کے لئے جب جوش دکھلاتا جنوں اپنا
تو پھر میں قید میں قرآن کر لیتا حمائل تھا

جہاں ہوتا وہیں میں آگ فتنہ کی لگا دیتا
مرے فتنہ کی آتش سے تبہ حالِ قبائل تھا

کبھی چنگاریاں اس آگ کی ہر قوم میں چلتیں
کبھی برباد ہو کر اس سے امنِ مُلک زائل تھا

وظیفہ بند دکّن کا ہُوا اپنی شرارت سے
جو میرے نان و نفقہ کے لئے شکل وسائل تھا

حکومت کے کسی دفتر میں جب جھانکا تو یہ دیکھا
کہ بداعمالیوں کا میری ہر دفتر میں فائل تھا

عطائے تو بلقائے تو

مری ماں اور بہنوں سے بھی اکثر چھیڑ رہتی تھی
کہ ایامِ بلوغت سے مرا دل اُن پہ مائل تھا

زکوٰۃِ حُسن دینے میں وہ گرچہ بخل کرتی تھیں
مگر میں بے لئے ٹلتا نہ تھا ایسا ہی سائل تھا

مرے ہونٹ آشنا تھے اُن کے لب ہائے عقیقی سے
مرا ہاتھ ان کی نور افروز گردن میں حمائل تھا

اگرچہ اِس خباثت سے تھی مجھ پہ لعنتیں پڑتیں
مگر دل میرا ان کی خنجر مژگاں کا گھائل تھا

بگڑتا اس سے تھا گو شوہران کا بارہا مجھ سے
میں باز آتا نہ تھا ہرگز کہ ابلیس الخصائل تھا

وہ خواہر زادگی اُن کی مرے آڑے تو آتی تھی
ولے میں خواہر و مادر کا قائل ہوں نہ قائل تھا

میں رندِ لم یزل تھا اس کی کچھ پروا نہ تھی مجھ کو
کہ جو بھائی بہن کے درمیاں اِک رشتہ حائل تھا

غرض اِک "تخمِ ناقص" اور "زمینِ شور" کے باعث
میں شیطانِ لعین سے بڑھ کے مذمومُ الخصائل تھا

(باقی آئندہ)

دشمن حق تم سے نگہ دیکھا نہ جائے ناظرین
دیکھ لو نقاش کو تم گر دیکھا جائے ناظرین

شیطان بھی اب تک سمجھا نہیں
دیکھ کر صد ہا نشان جو اب تک سمجھا نہیں

اے سنے باطن نہ ظاہر کی نشانی ناظرین
آسماں بار دگر خونیں نشاں ہے دیکھئے

ناصح مشفق کا ظالم بن کے جگ سے جائے گا
تابہ کے جگ نیز و کار زار دنیا خدا

جھاڑ بیٹھے اور اپنی بدفطرت بدلوگوں کو دکھا
فتنہ جوئیوں سے اور نقاشِ خفاش باز آ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم الانبیاءؐ کی اتباع میں نبوت

(شیخ عبدالحکیم صاحب شملوی)

دنیا ہمیشہ نورِ آسمانی کی محتاج رہی۔ اور مفاسدِ زمانہ بعثت رسل کے مقتضی۔ ضلالت اور گناہوں کی تاریکیاں ہمیشہ مزکی نفوس اور آسمانی رحمت کی آمد کا موجب ہوئی ہیں۔ سچ ہے ؎

شدتِ گرمی ہی ہے محتاجِ باغانِ بہار

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی دنیا کی سنت رہی ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی پیدا ہوتا رہا ہے۔ جو من بعثت اللّٰہ من بعد ہم رسولاً پکارتا ہوا آنے والے مرسلوں کی دعوت اور نورِ آسمانی سے دنیا کو محروم رکھنے کی کوشش میں سرگرداں رہا ہے۔ چنانچہ اسی سنت مستمرہ کے ماتحت اس زمانہ میں بھی حبیب اللہ تعالےٰ نے احمد نبی اللہ کو ضرورت حقہ کے ماتحت دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اور رسول کریم صلعم کی بعثت ثانی کا ظہور ہوا۔ تو ایک گروہ بالمقابل کھڑا ہو گیا۔ جو اپنے آپ کو لاہوری جماعت سے موسوم کرتے ہیں۔ اور اسی دن اپنے نفاق پر ثمر کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ پیغام صلح کے آخری ہی نمبر میں ایک صاحب حکیم خدا بخش صاحب نے اپنے امیر اور تمام ساتھیوں کے کان کترتے ہوئے ختم نبوت پر محققانہ نظر کے عنوان سے اپنے زعم باطل میں خاتم النبیین کا صحیح مفہوم شائع کیا ہے۔ اور نہایت دیدہ دلیری سے جماعت احمدیہ پر تبدیلی عقیدہ کا بے بنیاد الزام لگایا ہے۔ اور نبی کے آنے کو دنیا میں موجب فتن قرار دیا ہے۔ ایک حق پرست گروہ کے لئے تو وہ جوابات جو پہلے دیئے جا چکے ہیں۔ کافی ہو سکتے ہیں۔ لیکن جس گروہ کا کام ہی دنیا میں یصدون عن سبیل اللّٰہ ہو۔ وہ دندان شکن جواب بھی پاک نہیں شرماتا۔ ایسا ہی حکیم موصوف کے تمام مضمون میں بے خبر انسانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور بعض عبارتوں سے غلط نتیجہ نکالا گیا ہے یا تو اس لئے کہ اپنی کج فہمی کی وجہ سے ان کے سمجھنے میں قاصر ہے یا اس لئے کہ وہ دیدہ دانستہ عوام الناس کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہم اس مضمون سے چند اقوال کو بیان کر کے حکیم خدا بخش صاحب کی دیانت اور تقویٰ کی قلعی کھولتے ہیں۔ شاید وہ اسے دیکھکر اپنی دیدہ دلیری پر پشیمان ہو۔ اور طالبانِ حق پر حقیقت حال آشکارا ہو جائے وباللہ توفیق ؎

قولہ: ختم نبوت کا عقیدہ امتِ محمدیہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔ تیرہ سو برس سے آج تک تمام امت اس بات پر متفق رہی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نبوت کے حقیقی مفہوم کے ساتھ اس دنیا میں نہیں آسکتا۔ آیۃ کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اس پر شاہد عادل ہے "

اقول: یہ سراسر تمہارے دماغ کا اختراع ہے امت محمدیہ ہمیشہ ایک نبی کی منتظر رہی ہے۔ جو مسیح الموعود ہے۔ اور مقام نبوت کو ہمیشہ جاری مانا ہے۔ اور کوئی چیز بعد رسول کریم صلعم آنہونی مانی ہے۔ تو وہ صرف نبوت تشریعی ہے۔ کیونکہ شریعت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کے الٰہی وعدہ کے ماتحت مکمل اور محفوظ ہو چکی ہے۔

ختم نبوت اور امت محمدیہ

۱۔ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ جلد ۲ میں لکھتے ہیں۔ ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شرعی۔ یعنی میرے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کا مخالف ہو۔ بلکہ جب نبی ہوگا۔ میری شریعت کے ماتحت ہوگا ؎

۲۔ امام شعرانی۔ الیواقیت الجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں۔ فان مطلق النبوۃ لم یرتفع انما ارتفع نبوۃ التشریع۔ یعنی مطلق نبوت مرتفع نہیں ہوئی۔ بلکہ شریعت والی نبوت پھر لکھا ہے۔ کما نبی بعدی المراد لا مشرع بعدی ؎

۳۔ حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں " پس حصول کمالات نبوت مرتا بعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از خاتم الرسل علیہ وعلی جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰۃ والتحیات منافی خاتمیت او نیست پس کمالات نبوت کا حصول بطریق تبعیت و وراثت پیروی کرنے والوں کے لئے خاتم الرسل کی بعثت کے بعد خاتمیت کے منافی نہیں ؎

صاحب دیوان حافظ نے اپنے دیوان میں خاتمیت کے معنی کو بدیں الفاظ ظاہر کیا ہے۔

بہر او خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود و نے خواہند بود
چوں کہ در صنعت بر د استاد دست
تو بگوئی ختم صنعت بر تو است

یہ تو امت کے پہلے لوگوں کا عقیدہ تھا۔ اب زمانہ حال کا بھی سن لو تا تمہارے نفاق کا حال تم پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔ اور تمہیں محسوس ہو کہ تم مسیح وقت سے کس قدر دور جا پڑے ہو ؎

خاتم النبیین اور حضرت مسیح الموعود

" خاتم النبیین کی آیت بتلا رہی ہے۔ کہ جسمانی نسل کا انقطاع ہے۔ نہ کہ روحانی نسل کا اس لئے جس ذریعہ سے وہ نبوت کی نفی کرتے ہیں۔ اسی سے نبوت کا اثبات ثابت ہے۔ آنحضرتؐ کی چونکہ کمال عظمت خدا تعالےٰ کو منظور تھی۔ اس لئے لکھدیا کہ آئندہ نبوت آپ کی اتباع کی مہر سے ہو گی۔ اور اگر یہ معنے ہوں۔ کہ نبوت ختم ہے۔ تو اس سے خدا تعالےٰ کے فیضان کے بخل کی بو آتی ہے۔ ہاں یہ معنی ہیں۔ کہ ہر ایک قسم کا کمال آنحضرتؐ پر ختم ہوا۔ اور پھر آئندہ آپ کی مہر سے وہ کمال آپ کی امت کو ملا کریں گے " (البدر جلد ۲ نمبر ۱۳)

قولہ: تمام امت کے اس اجماع کے خلاف آج ایک گروہ پیدا ہوا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نئے نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ اور خاتم النبیین کے معنے آخری نبی نہیں بلکہ اپنی مہر سے نبی بنانے والا کرتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا۔ جس کے منکروں پر اولئک ھم الکافرون حقا کا فتویٰ صادر ہوتا ہے۔ یہ ایسا اعتقاد ہے۔ جو اتحاد امت کو پاش پاش کر دینے والا ہے۔ اس گروہ ثانی کو خاتم النبیین کی تاویل کرنے کی ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑی۔ اور جھٹ کہدیا۔ کہ خاتم کے معنے مہر کے ہیں۔ اور ایک تنکا کا سہارا لیکر جھٹ پٹ بول اٹھے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں نبیوں کی مہر"

اقول۔ تمام امت کے اجماع کی حقیقت تو آپ پر اوپر واضح ہو چکی ہے۔ رہا آپ کا یہ کہنا کہ ایک یہ گروہ ایک نئے نبی کے آنے کا قائل ہے۔ تمہاری قلبی کیفیت کو ظاہر کر رہا ہے صاحب اس نئے نبی کے آنے کی قائل تو تمام امت چلی آئی ہے اور نہ صرف تمام مسلمان ہی بلکہ عیسائی اور ہندو بھی ایک موعود نبی کے منتظر ہیں۔ ہاں یہ نیا عقیدہ جو دنیا سے نرالا امت محمدیہ اور دوسرے تمام مذاہب کے خلاف ہے۔ وہ آپ کا ہے۔ کہ اب کوئی نبی دنیا میں نہیں آئے گا۔ یہی عقیدہ یہود نے اختیار کیا۔ اور خدا کی نعمت کے وارث بنے تھے۔ قرآن اس پر شاہد ہے۔ پس اسی وراثت سے اب آپ لوگ حصہ پا رہے ہیں۔ باقی رہا خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر تو یہ معنے تو آپ سب لوگ بھی آج تک کرتے چلے آئے۔ آج اگر سلسلہ حقہ کی دشمنی تمہیں اتنا اندھا کر دے کہ حق و باطل میں تمیز نہ رہے۔ تو یہ تمہاری اپنی شومئی قسمت ہے۔ اس میں کسی کا کیا قصور ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

ہاں جس رو سے تکبر اور نخوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر اخرج منھم یزیدیون کے ماتحت آپ لوگوں نے قادیان کو چھوڑا ہے۔ اسی روز سے سلب ایمان کے ساتھ سلب علم بھی ہو گیا۔ اسی لئے تو خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن اب انشاء اللہ ہوش آجائیگی۔ لو سنو!

خاتم النبیین کے معنے

حضرت مسیح الموعود فرماتے ہیں "اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو اضافہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

پھر فرمایا "وہ خاتم الانبیاء ہے۔ مگر ان معنوں کے رُو سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے روحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اسکی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں جس کی مُہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

پھر حضرت اقدسؑ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل (جن کی شش سالہ غلامی کا جوا تمہاری گردن پر بھی رہا ہے گو اب تم نے بغاوت اختیار کر لی ہے) فرماتے ہیں :-

سوال :- "خاتم النبیین رسول تھے۔ تو پھر نبی ہونے کا دعویٰ کس طرح درست ہو سکتا ہے" (کوئی تمہارا ہی بھائی معلوم ہوتا ہے)

جواب :- "خاتم مہر کو کہتے ہیں۔ جب نبی کریم مہر ہوئے اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا۔ تو وہ مہر کس طرح ہوئے۔ یا مہر کس پر لگے گی" (الحکم ۱۷ر فروری ۱۹۰۸ء)

آپ کی مزید اطمینان کے لئے آپ کے روحانی باپ اور موجودہ امیر کے اصلی عقیدہ کو بھی درج کئے دیتے ہیں۔ شائد کارآمد ہو۔

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں "سلسلہ احمدیہ اتنا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نبیوں کی مُہر ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ سوائے اس ایک کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے۔ اور انعام نبوت آپ کے ذریعہ سے پاتا ہے۔ یہ صرف ایک سچا مسلم ہی ہے۔ جو نبی مقدس کی پیروی کر کے نبی بن سکتا ہے" (رسالہ احمد مسیح موعود انگریزی)

پس مندرجہ بالا تحریروں کی موجودگی میں تبدیلی عقیدہ ہماری طرف منسوب کرنا کس قدر بد دیانتی اور دیدہ دلیری ہے۔ اور اگر حکیم صاحب میں ذرا بھی شرم و حیا باقی ہے۔ تو وہ آئندہ ایسا بہتان ہم پر لگانے کی جرأت نہ کریں گے۔ یہی عقیدہ تھا۔ جو سب احمدی رکھتے تھے۔ لیکن جب نفسانی خواہشات سے اندھے ہو کر لاہوری ہم سے الگ ہوئے۔ تو اس وقت سے نفاق ظاہر ہو گیا۔ لیکن حکیم صاحب اور ان کے ہمنوا یاد رکھیں۔ کہ حق آخر ظاہر ہو کر رہے گا۔ اور وہ دیکھ لیں گے۔ کہ دنیا عنقریب ان کے نفاق کو علی الاعلان دیکھ لیگی۔ اور ان پر لعنت بھیجے گی۔

خلافت محمود اور فرشتوں کا ورود

(از مولوی کرم داد صاحب دوالمیال)

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے "انی مع الافواج آتیک بغتۃ۔ ترجمہ میں اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہیں ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ (تشریح) خدا تعالےٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں۔ اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت صاحب کو انی مع الافواج اتیک بغتۃ الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھکر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بیشک یہ الہام ہوا ہے" دیکھو البشریٰ صفحہ ۹۶

اس الہام اور تشریح الہام سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو زمرۂ انبیاء میں سمجھتے تھے۔ دوم جس طرح انبیاء کی امداد کی خاطر تاکہ لوگ ان کی نبوت کو قبول کریں۔ خدا تعالےٰ نے فرشتوں کو نازل فرمایا۔ اسی طرح حضرت اقدسؑ کی امداد کے لئے خدا کے فرشتے زمین پر اتریں گے جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کریں گے۔ اور ان کو حق کا راستہ دکھائیں گے۔ سوم اس وقت کہ کسی کو گمان بھی نہیں ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ حضورؑ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے دنیا میں کوئی عظیم الشان حادثہ رونما ہوگا۔ چہارم اسی شب حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کا خواب میں یہ دکھانا۔ کہ حضرت صاحبؑ کو انی مع الافواج اتیک بغتۃ کا الہام ہوا ہے صاف بتا رہا ہے۔ کہ اس الہام کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس میں اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کی امداد اور حادثہ کی خبر دی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ ورنہ ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ پر خدا تعالےٰ کا اس وحی کو نازل کرنا اور دوسری طرف اسی شب حضرت صاحبزادہ صاحب کو یہی الہام خواب میں دکھانا کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ لیکن اے عزیز و خدائے علیم و حکیم کے کام حکمت سے خالی نہیں۔ واقعات پر نظر ڈالنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس میں یہ راز تھا۔ کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمدؐ صاحب جب حضرت مسیح موعود کے جانشین ہونگے۔ تو اس وقت ایک بڑے حادثہ کے علاوہ خدا تعالےٰ کے فرشتے حضرت اقدس کے نام کو دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچا دینگے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے عہد خلافت میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جو شہرت دنیا میں حاصل ہوئی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اب ذیل میں اس حادثہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیا ہے۔ اور کب ظاہر ہوا:

(۲) ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء (۱) زمین تہ و بالا کر دی (۲) انی مع الافواج اتیک بغتۃ (۳) لنگر اٹھا دو۔ (البشریٰ ص۹۷) الہام۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ کی نسبت اوپر بیان ہو چکا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کا خاص تعلق ہے۔ کیونکہ یہ آپ کو خواب میں دکھایا گیا۔ یہاں ان دو الہاموں نے جو ایک ہی وقت اس کے ساتھ نازل ہوئے۔ انہوں نے اشارتاً جیسا کہ پیشگوئیوں کا قاعدہ ہے۔ اس حادثہ کی جس نے صاحبزادہ صاحب کی خلافت میں ظاہر ہونا تھا کیفیت بتائی کہ اس وقت اس حادثہ سے کیا بر اور کیا بحر ہر جگہ سخت تباہی و بربادی واقعہ ہوگی۔ چنانچہ جس طرح کہ اللہ تعالےٰ کی اس وحی میں خبر دی گئی۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمدؐ صاحب کے خلیفہ ہونے کے بعد وہ حادثہ یورپ کی جنگ عظیم کی شکل میں نمودار ہوا۔ جس نے خشکی میں بڑی بڑی توپوں کے فیر سے زمین کو تہ و بالا کر دیا۔ اور سمندروں میں جہازوں نے وہ آمد و رفت شروع کی۔ اور اس طرح ان کے لنگر اٹھائے گئے۔ کہ جیسا کہ بائیبل میں لکھا تھا۔ اس زلزلہ سے سمندر کی مچھلیاں بھی تھرا گئیں۔ اور حضور کی پیشگوئی "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ" محمود کے زمانہ میں ایسی دہشت اور ہیبت کے ساتھ پوری ہوئی۔ کہ یورپ کے لوگ ان کشتیوں اور بیڑیوں کو دیکھ کر اس ازلی ابدی خدا کو یاد کرنے لگ گئے تھے۔ اور اس فرضی خدا نے جو نہ ازلی ہے۔ نہ ابدی اپنے پرستاروں کو کوئی مدد نہ دی۔ اور اس طرح ملائکہ کی افواج نے عیسیٰ محمدی کے ساتھ ہو کر تثلیث کے میدان میں فتح حاصل کی:

(۳) ۲۵ مئی ۱۹۰۶ء (۱) ھل اتاک حدیث الزلزلۃ بل یاتیھم بغتۃ اگر چاہوں۔ تو اس دن خاتمہ (ترجمہ عربی الہام) کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے بلکہ ان کے پاس اچانک آئے گا۔ (۲) دو چار ماہ" (البشریٰ ص۱۱۵) دوسرے الہام میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دو ایسے امر ہیں جن کا ظاہر ہونا حضرت اقدس کی سچائی کا نشان ہے۔ اور ان دونوں کی درمیانی مدت دو چار مہینے کی ہے۔ چونکہ تاریخ نزول الہام کے بعد مذکورہ مدت میں کوئی ایسا واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔ جو اس پیشگوئی کا مصداق ہو۔ نیز پہلا الہام ایک بڑے حادثہ کی خبر دیتا ہے۔ اور حادثہ کا تعلق الٰہی افواج کے ساتھ ہے۔ اس لئے جب ہم خلافت محمود پر نظر ڈالتے ہیں۔ جس کو خدا نے احمد نبی کی سچائی اور مدد کے لئے قائم کیا ہے۔ تو اس وقت ماننا پڑتا ہے۔ کہ بیشک یہی خلافت اس پیشگوئی کی مصداق ہے۔ کیونکہ جس مہینہ میں اس کا قیام ہوا۔ اس کے چار ماہ بعد وہ زلزلہ آیا۔ جس نے تمام دنیا کو ہلا دیا۔ پس خلافت محمود اور جنگ یورپ یہ وہ دو امر ہیں۔ جن کی درمیانی مدت اس الہام میں بتائی گئی۔ ان دونوں سے حضرت اقدسؑ کی دو پیشگوئیاں جو براہین احمدیہ ص۱۲۰ میں اکٹھی ایک جگہ شعروں میں درج ہیں پوری ہوئیں۔ آپ فرماتے ہیں ؎

"دھو دیئے دل سے وہ سارے محبت دیں کے رنگ
پھول بن کر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار"

دوسری پیشگوئی:

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حالِ زار

اس خلافت کے قائم ہونے کے بعد پھول کا خار اور زار کا زار ہونا دنیا نے دیکھ لیا۔ یہاں اس روائت کا ذکر کر دینا بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ کہ حجج الکرامہ ص۳۸۰ میں ہے "نہ سال بار دوم مصالح ماند" کہ مہدی معہود کی نو سال نصاریٰ کے ساتھ صلح رہیگی۔ سو حضرت مہدی علیہ السلام کی یہ پیشگوئی جو اوپر بیان ہو چکی ہے ؎

"خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائینگے جیسے ہو شراب انجمار"

۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی۔ جس کے نو سال بعد ۱۹۱۴ء میں اس خلیفہ کے زمانہ میں جس کو خدا نے الہام انی مع الافواج اتیک بغتۃ خواب میں دکھایا۔ خدائی لشکر کا نزول ہوا۔

(باقیدارد)

مسیح موسوی سے مسیح محمدی افضل ہے

(از سردار غلام حسین صاحب بیدار جہلمی)

مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بعض اوقات یہ سوال پیش ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو حضرت عیسیٰؑ سے بڑھ کر فضیلت اپنے واسطے بیان کی۔ یہ درست نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ شارع ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ غیر تشریعی نبی ہونے کا ہے۔ اور نیز وہ اپنے تئیں امتی نبی قرار دیتے ہیں۔

جواب۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات ایسی ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ غیر شارع نبی ہیں۔ اور اناجیل میں امثال قصص اور پیشگوئیاں ہیں نہ کہ شریعت۔ میرے خیال میں مواہب لدنیہ اور دیگر اسلامی کتابوں میں موجود ہے۔ کہ انجیل میں شریعت نہیں۔ اس وقت میں صرف دو آیتیں پیش کرتا ہوں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ غیر تشریعی نبی ہیں۔ وہ آیتیں یہ ہیں انا انزلنا التورات فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا الایۃ۔ اس آیت کے فقرے یحکم بھا النبیون سے صاف ظاہر ہے۔ کہ النبیون یعنے سارے نبی جو تورات کے بعد مبعوث ہوئے۔ وہ تمام فیصلے تورات کے ساتھ کرتے تھے جنہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسےٰ شامل ہیں۔ جیسا کہ اسی آیت کے ساتھ ہی آتا ہے وقفینا علےٰ اثارھم بعیسے ابن مریم۔ الجزء ۶ سورہ المائدہ جس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ بھی انہیں انبیاء کے قدم بقدم فیصلے کرتے رہے۔ جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ قفینا کے معنے منتہی الارب میں جو لغت کی کتاب ہے یوں آئے ہیں۔ آنانکہ قائیقام دیگرے باشد۔ دوسری آیت یہ ہے۔ ولقد آتینا موسی الکتٰب وقفینا من بعدہٖ بالرسل۔ الجزء اوّل۔ اس سے بھی بعد حضرت موسیٰ انبیاء غیر تشریعی کا ثبوت ملتا ہے۔ پس یہ کہنا۔ کہ حضرت عیسےٰ شارع نبی ہیں۔ قرآن کریم کے رُو سے درست نہیں بلکہ غلط محض ہے۔ فہو المراد ؛

شارع نبی ہو یا غیر شارع۔ قرآن کریم کے رُو سے ان کے درجات عالیہ میں مساوات نہیں۔ جیسا کہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علےٰ بعض۔ اور دیگر آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ جملہ اہل اسلام حضرت نبی کریمؐ کو تمام انبیاء سے افضل اور برتر مانتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کو ہم لوگ نبی غیر تشریعی مانتے ہیں خود اہل اسلام بعد حضرت نبی کریم حدیث مسلم کے رُو سے ایک نبی کے آنے کے منتظر چلے آتے ہیں۔ ہمارے نزدیک حضرت عیسےٰ مثل دیگر انبیاء فوت ہو گئے ہیں۔ اور خود ان کا تشریف فرما ہونا قرآن کریم اور حدیث کے رُو سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ اور آنے والا موعود ان کا مثیل ہونا تھا سو حضرت مسیح موعود ہی ان کے مثیل ہیں۔ جس کو اس مسئلہ کی تحقیق منظور ہو۔ وہ سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کی طرف رجوع کرے۔ جن میں مدلل مفصل بحث ہے۔ جس کے لئے یہ موقعہ نہیں۔ جن دلائل کے رُو سے حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسےٰ سے بڑھ کر ثابت ہوتے ہیں۔ وہ دلائل یہ ہیں۔

اوّل۔ آیت کریمہ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ۔ کا مصداق جملہ مفسرین نے حضرت عیسےٰ کو قرار دیا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ تبلیغ ہدایت تو حضرت نبی کریمؐ کے وقت میں کامل طور پر ہو چکی۔ مگر تبلیغ اشاعت ہدایت کے لئے یہ زمانہ مقدر تھا۔ حضرت نبی کریمؐ کے عہد میں تبلیغ اشاعت کے یہ وسائل پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جو اس وقت پیدا ہو گئے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ جملہ ممالک ایک شہر کے حکم میں ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ تار برقی۔ ٹیلیفون وائرلس۔ دخانی جہاز۔ اخبارات۔ ڈاک خانجات وغیرہ سے ظاہر ہے۔ دوسری طرف جملہ مذاہب باطلہ میدان مقابلہ میں نکل آئے ہیں۔ پس مدعی مسیحیت و مہدویت نے دلائل اور براہین کے رُو سے جملہ مذاہب باطلہ پر ایسا اسلام کا غلبہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ کسی قسم کی کمی باقی نہیں چھوڑی۔ دیکھو براہین احمدیہ۔ جنگ مقدس سرمہ چشم آریہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ آریہ دھرم۔ چشمہ معرفت۔ ست بچن وغیرہ آپ کی تصنیفات کثیرہ اس اصلاح اور کامیابی کی نظیر حضرت عیسےٰ میں کہاں پائی جاتی ہے ؛

دوم۔ وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس حضرت نبی کریمؐ کی بعثت کافتہ للناس تھی۔ اور حضرت عیسےٰ کی بعثت مخصوص بہ بنی اسرائیل۔ جیسا کہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل سے معلوم ہوتا ہے۔ پس حضرت نبی کریمؐ کا آخری خلیفہ ایسا ہونا ضروری ہے۔ جس کی بعثت کافۃ للناس ہو۔ اور اس کی تبلیغ کا دائرہ جملہ اقوام عالم کو اپنے گھیرے میں لیوے۔ سو یہ درجہ عالیہ بمتابعت حضرت نبی کریمؐ حضرت مسیح موعودؑ کو نصیب ہوا اور یہ مقام حضرت عیسےٰؑ کو عطا نہیں فرمایا گیا ؛

سوم۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلکم الجزء ۱۵ سورہ النور سے خلفائے محمدی کا سلسلہ خلفائے موسوی کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ کما کے لفظ سے ظاہر ہے اور موسوی سلسلہ کے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰؑ ہیں۔ اسی طرح خلفائے محمدی کا آخری خلیفہ حضرت عیسےٰؑ کی طرح ہونا ضروری ہے۔ اسی وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے اور جیسا کہ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً سے حضرت نبی کریمؐ مثیل موسیٰؑ ہیں۔ اور پھر اپنے مثیل سے بڑھکر ہیں اسی طرح آپ کا آخری خلیفہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مثیل حضرت عیسےٰؑ سے بڑھ کر ہونے ضروری ہیں۔ جیسا کہ لفظ کما سے واضح ہے۔ جو سورہ نور میں ہے۔ دوسری اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ خود حضرت عیسےٰؑ کا آنا اس آیت کے رُو سے ممنوع ہے۔ جیسا کہ لفظ کما سے متحقق ہوتا ہے۔ ہمارے مخالفین اس آیت کی رُو سے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ جو عین مراد لیتے ہیں (جس کو یہ لفظ (کما) رد کر رہا ہے۔ کیا معنی کہ خود حضرت عیسےٰؑ ہی نازل ہونگے۔

چہارم۔ حضرت نبی کریمؐ نے سب سے بڑھکر فتنہ دجال کا قرار دیا ہے۔ اور یہ ایسا عظیم الشان فتنہ ہے۔ کہ تمام نبی اپنی اپنی امت کو اس فتنہ سے ڈراتے رہے ہیں۔ اور یہ ثابت شدہ صداقت ہے۔ کہ جس قدر زیادہ فتنہ و فساد ہوگا۔ اس کے دفعیہ کے لئے اسی قدر عظیم الشان شخص مقرر کیا جاوے گا۔ جو اس فتنہ و فساد کو رفع کرے۔ نہ کہ ایسا شخص منتخب کیا جاوے گا۔ جو اس سے بیشتر معمولی اصلاح کا کام بھی نہ کر سکا ہو۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اس عظیم الشان فتنہ و فساد کے دفعیہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مقرر فرمایا۔ جنہوں نے کما حقہ دلائل اور براہین کے رُو سے اس فتنہ کو پاش پاش کر دیا۔ ڈوئی اور پگٹ جیسے مدعی آپ کی پیشگوئی سے ہلاک ہوئے۔ جو لوگ حضرت عیسےٰؑ کے منتظر ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آپ کی کامیابی اور اصلاح قوم کا جو نقشہ اناجیل نے پیش کیا ہے۔ وہ اس لائق نہیں۔ کہ اس پر اس وقت بحث کی جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جملہ مذاہب باطلہ کا ابطال ثابت کر کے جو کامیابی اور اصلاح کا کام کیا ہے۔ اسکی نظیر حضرت عیسےٰؑ میں تلاش کرنی عبث ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس پر اعتراض ہو۔ تو وہ تواریخ اور اناجیل کو پڑھکر تسلی کر سکتا ہے۔ آپؑ نے وفات مسیحؑ کو ثابت کر کے صلیبی مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا ہے۔ جو کسر صلیب ہے ؛

پنجم۔ حدیث شریف سے اس بات کا بالتصریح ثبوت ملتا ہے۔ کہ مہدی اور مسیحؑ کے متعلق ایسا کمال اتحاد حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا ہے۔ جس تخصیص میں کسی اور کی شراکت ہرگز ثابت نہیں۔ اور اس مقام عالیہ میں حضرت عیسےٰؑ نہیں پہنچے ؛

ششم۔ اگر یہ اعتراض ہو۔ کہ کیا متقدمین میں سے بھی کسی نے ایسا عقیدہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ مہدی بعض انبیاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے بڑھ کر ہوگا۔ وہ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ سے ابن سیرین کے اس قول کو ملاحظہ کرے۔ قد کان بعض بعض الانبیاء ؛

ھفتم۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورۂ جمعہ) سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایسے گروہ کا ذکر ہے۔ جو پہلے گروہ سے نہیں ملے۔ اور دونو گروہوں کا تزکیہ اور تربیت حضرت نبی کریمؐ کی طرف منسوب ہے۔ حالانکہ پہلے گروہ (صحابہ کرام) کا تزکیہ خود حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا۔ اور دوسرے گروہ کا تزکیہ بواسطہ حضرت مسیح موعودؑ بیان فرمایا۔ جس کی تصریح حدیث لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء او رجل من ابناء فارس میں ہے۔ گویا یہ تزکیہ بھی حضرت نبی کریمؐ کا ہی دوسرے لفظوں میں ہے۔ یعنے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت دراصل حضرت رسول کریمؐ ہی کی بعثت ثانی ہے۔ اور یہ کمال اتحاد اور بروز کی طرف اشارہ ہے۔ یہی باریک سر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تربیت کو آنحضرت صلعم کی تربیت قرار دیا ہے اور اس جگہ تک پہنچنا حضرت عیسےٰؑ کو نصیب نہیں ہوا۔ ھذا فضل ربی یؤتی من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ؛

دوستانہ شکایت

فاروق اس وقت تک خدا کے فضل سے ٹھیک وقت پر شائع ہو رہا ہے۔ مضامین کے لحاظ سے بھی دلچسپ اور دشمن کش ثابت ہوا ہے۔ اپریل سنہ رواں سے فاروق کا سال شروع ہو کر ۳۰ر ستمبر ۲۸ء کو ششماہی اول ختم ہوئی۔ جن خریداروں سے چھ ماہ کا چندہ لیا گیا تھا۔ ان کے نام اکتوبر میں ششماہی دوم کا وی پی کیا گیا۔ جو صرف دو روپیہ کا تھا۔ لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ بہت سے احباب نے بلاوجہ وی پی واپس کر کے الٹا محصول وی پی کا نقصان دیا ایسے واپس آمدہ وی پی سے بعض کے نام فاروق بند کر دیا ہے۔ اور بعض کے نام جاری رکھا ہے۔ جن کے نام دوبارہ وی پی ارسال کیا جائیگا۔ اور ۲ر زائد دینے پڑینگے۔ گویا پہلی دفعہ چار آنہ معہ محصول ڈاکخانہ وی پی ہوا تھا۔ اب دو آنہ زائد خرچ ہونگے اور دو روپیہ چھ آنہ کا وی پی ہوگا۔ امید ہے کہ وصول فرما کر شکریہ

کنایات

مسلمانانِ عالم کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ ان کی سیزدہ صد سالہ تمناؤں کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا۔ جس حامی اسلام اور خیر خواہ مسلمانان کی ان کو جستجو تھی۔ وہ لعل گڈریوں میں سے ہی نکل آیا۔ جس کا چار دانگ عالم میں اب ڈنکہ بجنے والا ہے۔ فوج ملائکہ جس کے ہراول میں ہوگی۔ عنقریب وہ قرنا پھونکے گا اور جوق در جوق جاں نثاران دین و فدائیان خیر المرسلین اس کی قدمبوسی کا شرف حاصل کرنے کے واسطے ہر اطراف عالم سے حاضر ہو جائینگے۔ مسلمان ہند ایسے مبارک وجود کا نام سننے اور معلوم کرنے کے لئے سخت بیتاب ہونگے اس لئے ان کو بہ تغیر الفاظ ایک سنا تنی اخبار الفضل" گوجرانوالہ سنا دیتا ہوں۔ کہ دارالامان قادیان کے حصہ دارالفساد" میں خالص مفسد اشرار کی ایک ایسی گرما گرم جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ جس نے اپنا نصب العین حق و صداقت راستی و شرافت کا استیصال قرار دے لیا ہے ؛

اس جماعت کا والدین نے امتیازی نام جمعیۃ احرار المسلمین" جو فی الحقیقت اشرار المنافقین" ہے رکھا تھا مئی ۱۹۲۸ء میں اس کا پہلا جنم مردم خور ڈھاب کے کنارے شین بیویاں بلڈنگ مسزیان میں ہوا۔ جہاں ایام شیر خوارگی گذار کر جب گھٹنوں چلنے لگی۔ تو اس کو لچھمی سمجھا گیا۔ پیغام آنے شروع ہو گئے۔ اور آخر بماہ ستمبر گذشتہ مسماۃ جمعیۃ" کا عقد فخر احرار مسلمانوں کے سردار اور پیشوائے غیر احمدیان قادیان عالی جناب حاجی دین مولوی) مہر الدین دارو گر رئیس قادیان مالک کارخانہ انار و پٹاخہ و پھلجھڑیاں ہو کر فوراً رخصتانہ عمل میں آگیا۔ شین بیویاں بلڈنگ سے یہ البیلی دلھن اپنے شوہر ثانی کی کوٹلوں اور گندھک کی کوٹھڑی میں آدافل ہوئی۔ خدا کے دین کے قربان جائیے۔ کہ مسمات جمعیۃ بی بی" نے جو پہلے بے یار و مددگار بیوہ یا مطلقہ یا معلقہ کی حالت میں تھی سہاگن بنتے ہی شوہر ثانی کی خوش قسمتی سے ایسے چار بچے ایکدم نکال دیئے۔ جو پیدا ہوتے ہی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو گئے۔ ان نو زائیدہ بچوں کے نام معہ عہدہ ہائے جلیلہ یہ ہیں۔ (۱) مولوی بشیر احمد صاحب شبلی سیکرٹری۔ (۲) مولوی رحمت اللہ صاحب جائنٹ سیکرٹری) (۳) مولوی غلام دستگیر صاحب فنانشل سیکرٹری (۴) قاضی عنایت اللہ صاحب بقول خود قاضی لم یبق امین ؛

ماشاء اللہ مسمات جمعیۃ" نے ایسے لال اگل دیئے۔ جو سوائے نمبر ۴ کے سب کے سب مولوی" سے کم درجہ نہیں رکھتے کیوں نہ ہو آخر مہر الدین صاحب بھی تو مولوی ہیں۔ مگر صرف ایک نے قضا پر ہی قناعت کی۔ یہ معلوم کیوں؟ علاوہ ازیں ایک پانچواں نونہال بھی ہے۔ جو جمعیۃ صاحبہ" کے ڈولے کے ساتھ ساتھ آئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے عزیز بھانجے کی طرف سے میراث پائی ہے۔ اور ان برخوردار کا اسم گرامی جناب قاضی محمد ظہور الحق ہے" آپ نیر سے جمعیۃ بیگم" کے قصر پیغام حق" کے بار دار ہیں اطال اللہ عمرہٗ۔ آپ ذی علم۔ ذی وجاہت۔ باوقار بارعب۔ خوش گفتار۔ خوش رو۔ خوش خو وغیرہ تمام اوصاف حمیدہ سے مالامال ہیں۔ ان کی صورت دیکھتے ہی ہر دل بول اٹھتا ہے۔ کہ ؎

بالائے سرش زہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

انشاء اللہ ان خمسۂ الطفی بہا کے مفصل سوانح اور کارنامے آئندہ ہدیہ ناظرین ہونگے ؛

ہمیں اس خمسہ متحیرہ کو دیکھکر نہایت تعجب ہوا۔ کہ جمعیۃ بیگم" کے میکے والوں میں سے اس پارلیمنٹ کا کوئی ممبر منتخب نہیں ہوا۔ نہ جمعیۃ صاحبہ" کے والد بزرگوار مستری فضل کریم صاحب بقول زلیخا" جن کی مساعی جمیلہ سے یہ لکھپتی دختر عدم سے وجود میں آئی تھی کسی شمار میں آئے۔ نہ جمعیۃ بی بی" کے برادر اکبر مستری عبد الکریم صاحب کو کوئی چمچہ ملا۔ نہ ہی ننھے میاں زاہد کو جو ہر دلعزیزی اور ایثار نفس میں شہرۂ آفاق ہیں کچھ بخرہ ہاتھ آیا۔ تمام عہدے اور سارے خطاب جمعیۃ بیگم" کے سسرال والوں نے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی تقسیم کر لئے۔ معلوم بیگم صاحبہ اپنے باپ اور بھائیوں سے یکدم علٰحدہ کیوں بیزار ہو گئیں۔ کہ جو اعلیٰ عہدہ پریسیڈنٹی کا تھا۔ وہ بھی اپنے شوہر ثانی کو ہی تفویض کرایا۔ یہ تو کچھ دال میں کالا اور اندھیرا اور اوجالا سا معلوم ہوتا ہے ؛

اس خمسہ متحیرہ کی اکتوبر میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں ہر ایک کی قسمت کے کواچھے بٹنے لگے۔ حصہ رسدی حسب لیاقت و کارکردگی سکرٹریٹ۔ جائنٹی فنانشلی۔ امانت۔ پنجری ایڈیٹری پانچوں کو باضافہ مولویت و تاضویت مل گئی۔ باقی صرف مہر و داروگر رہگیا۔ جس نے جمیعۃ بی بی کو ادھالا تھا۔ اس حسن کارگذاری میں بالاتفاق ان پنجتن پاک نے مولویت معہ پریذیڈنٹی اس کے لئے تجویز کی۔ تو پریذیڈنٹی نے سر پیٹ لیا۔ اور مولویت نے اپنا منہ نوچ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر ؎

ایں چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم

کی فریاد کی۔ مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا تھا۔ بسم الشیطان الرجیم کر کے پریذیڈنٹی اور مولویت بہ تبدیل اسم داروگر کے گلے میں پہنا کر ؎

طوق زرّیں ہمہ در گردنِ خرمی بینم

کہکر مبارک باد کا نعرہ بلند کیا۔ جس کے بعد آپ مہر و داروگر سے "جناب مولوی مہر الدین صاحب پریذیڈنٹ" بن گئے۔

اور ؎

مشرق و مغرب ہوئے اب آپ کے زیر نگین
دوسروں کے واسطے یہ باعث عبرت بنے

اب اس "دروپدی" کے یہ پانچوں کورو پانڈوں۔ ملکر سرپرست بنے ہیں۔ اور اس پنج خصمی کا مقصد اعظم اور فرض اعلیٰ "مرزائیت کا استیصال" قرار پایا ہے۔ جو ان پانچ پتیوں کے کمر ہمت چست کر کے کھڑے ہونے پر منحصر ہے۔ جنہوں نے احمدیت کی نشر و اشاعت کرنے والے اخبار و بزرگان سلسلہ کو فحش اور نہایت ہی کمینہ طور پر الیسی گالیاں دینے کے لئے جن کو سن کر لکھنؤ کی بھٹیاریاں اور بازاری خانگیاں بھی شرما جائیں۔ ایک غلیظ چیتھڑا "پیغام باطل" اخبار ہفتہ وار جو پہلے ستہ روزگی زیر سرپرستی نکلا تھا۔

اب "محلہ دار الفساد" قادیان سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس گندگی کے پلندہ میں "شبھ چنتک" مردود کی طرح باغی سلسلہ عالیہ اور امام جماعت احمدیہ اور آپ کے معزز خدام کو بے نقط گالیاں دینے اور عملہ ڈاک خانہ کی بھٹائی اور مدح سرائی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ "جمیعۃ خانم" کے اس بدلگام اور فحش نگار اور دشمن دین و ایمان بے ادب اخبار کی سرپرستی کو "زمیندار" کا آقا زمانہ ہنجار اور گوجرانوالہ کا سناتنی اخبار بڑی خدمت اسلام اور ذریعہ نجات اخروی سمجھتا ہے۔ اور عوام کالانعام کو اس غلاظت کے چیتھ بچہ کا خریدار بننے کے لئے کالموں کے کالم سیاہ کرتے ہیں۔ مگر یہ "شبھ چنتک" کا چھوٹا بھائی تیز روی سے اپنے سلف "شبھ چنتک" کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ جو عنقریب جہاں سے نکلا تھا وہیں داخل ہو کر "جمیعۃ خانم" اور اس کے پانچوں سواروں کو مفارقت دائمی کا سیاہ داغ لگا جائیگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین +

تعظیم الرسول اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالےٰ

آپ انسؓ کے گھر ۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اور تحصیل علم میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ آپ بہت بڑے پائے کے عالم بن گئے۔ اور بطور ضرب المثل لوگ کہتے تھے۔ کہ حضرت امام مالک کی مدینہ میں موجودگی میں فتویٰ کوئی نہ دے ؛

آپ کی جلالۃ و وقار و علو منزلت دینی کے باعث خلفاء اور ان کی اولاد اور ان کے ساتھی مدینہ میں آپ کے پاس آتے۔ اور آپ سے علم حدیث حاصل کرتے خلفاء نے بہت بڑے بڑے عطیے آپ کو دیئے۔ مگر آپ نے ان کو اپنی ذات سے خاص نہ کیا۔ بلکہ فقراء محتاجین اور اپنے شاگردوں میں بانٹا اور خود بھی تھوڑا بہت لیا۔ حالانکہ آپ کو مالی تنگی بھی تھی ؛

آپ کو آنحضرتؐ سے بڑی محبت تھی۔ اور آنحضرتؐ کی بہت بڑی تعظیم کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ کوئی حدیث شریف سنانے کا ارادہ کرتے۔ تو پہلے وضو کرتے پھر اپنی جگہ پر وقار و سکینت سے بیٹھکر حدیث بیان فرماتے ؛

آپ کی ایک بات جو خصوصیت سے قابل ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس قدر آپ کو آنحضرتؐ سے محبت تھی۔ اور کس قدر آپ آنحضرتؐ کی تعظیم فرماتے تھے۔ وہ یہ ہے کہ در وس الدیانۃ کے صفحہ ۹۸ پر حضرت امام مالکؒ کے حالات کے ذیل میں لکھا ہے۔ وَکَانَ لَا یَرْکَبُ دَابَّۃً فِی الْمَدِیْنَۃِ مَعَ ضَعْفِہٖ وَکِبَرِ سِنِّہٖ اِجْلَالًا لِاَرْضٍ ضَمَّتْ جَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ترجمہ آپ کسی چوپائے پر مدینہ منورہ میں سواری نہ کرتے۔ باوجود کمزور اور عمر رسیدہ ہونے کے بوجہ اس زمین کی تعظیم کے جس کے اندر آنحضرت صلعم کے وجود مبارک مدفون ہے۔

کیا وہ لوگ جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کو تو اللہ تعالےٰ نے اپنے پاس اسی آسمان پر بٹھا دیا۔ اور آنحضرتؐ کے دانت مبارک دشمنوں نے شہید کر دیئے۔ اور آپؐ کو غاروں میں پناہ لینی پڑی۔ آخر آپؐ مدینہ میں فوت ہو کر زیر زمین دفن کئے گئے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو آسمان پر نہ اٹھایا۔ اس واقعہ سے سبق حاصل کرینگے۔ اور سید المرسلین کو زیر زمین اور مسیح ناصری کے آسمان پر اٹھائے جانے سے جو شک آنحضرتؐ کی ہوتی ہے اسے برداشت کرینگے؟ (عبد الاحد مولوی فاضل)

نوٹس

اس پرچہ میں صفحہ ۱۲ پر دو رعایتی کتب کا اعلان ہے۔ ان سے ناظرین فاروق خاص فائدہ اٹھائیں۔ یہ ایک عمدہ موقعہ حصول ثواب کا ہے ؛

ایڈیٹر فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰ دسمبر تک رعایت

ریل بھی فضل خدا سے قادیا نمیں آگئی

قادیان میں ریل پہنچ جانیکی خوشی میں علمی لوٹ کا رعایتی اعلان

(*)

خدا کے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ رویاء جو قادیان میں ریل چلنے کا حضورؑ نے دیکھا تھا۔ اور فاروق میں وہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔ آج ۱۶ نومبر ۲۸ء کو بروز جمعہ سٹیشن قادیان پر ریل گاڑی کے پہنچ جانے سے پورا ہو گیا۔ اس مبارک تقریب کی خوشی میں فاروق بک ایجنسی قادیان کی مندرجہ ذیل کتابوں کے پانچ قسم کے سٹ ۱۰ دسمبر ۲۸ء تک خاص رعایتی قیمت پر صرف ایک سو سٹ فروخت کئے جاوینگے۔ بیرونی انجمنوں میں لائبریریاں قائم کرنے والے احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر سچے موتی کوڑیوں کے مول لیکر اپنی لائبریری یا ذاتی کتب خانہ کو مکمل کرلیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ فہرست کتب مع نمبر سٹ حسب ذیل ہے ؎

سٹ نمبر اوّل جو صرف دس ۱۰ فروخت ہونگے

تبلیغ رسالت یعنے مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو صداقت اسلام وصداقت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ ۸ جلدوں میں اصل قیمت نو روپیہ آٹھ آنہ۔ رعایتی قیمت صرف پانچ روپیہ ؎

سٹ نمبر دوم جو صرف بیس ۲۰ فروخت ہونگے

مخالفین سلسلہ کے اعتراضوں کے خصوصاً مولوی ثناء اللہ امرتسری کے خرافات کے دندان شکن مفصل مکمل مدلّل جوابات ہر احمدی کے پڑھنے کے قابل۔ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۸ر

فیصلہ الٰہی ثنائی روسیاہی ۷ر ؎ ثنائی فرار مباہلہ سے انکار ۷ر چودھویں صدی کا یہودی ۸ر ؎ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر مرقع ثنائی ۴ر ؎ احمدی نمبر اوّل ۲ر ؎ التنقید مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا جواب ۳ر ؎ تنقید صحیح بابیوں کا رد ۸ر اصلی قیمت تین روپیہ ؎ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنہ ؎

سٹ نمبر سوم جو صرف تیس ۳۰ فروخت ہونگے

النبوۃ فی الالہام ۶ ؎ النبوۃ فی الاحادیث ۶ر ؎ مباحثہ مونگھیر بر وفات مسیح دو حصہ ۸ر ؎ ہدایات زرّیں از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ۸ر ؎ بحر حقیقت ۴ر ؎ اصلی قیمت دو روپیہ ؎ رعایتی ایک روپیہ ؎

سٹ نمبر چہارم جو صرف بیس ۲۰ فروخت ہونگے

خلافت محمود و مصلح موعود ۸ر ؎ علماء سلف قابل دید ۸ر پیشگوئی احمد بیگ ۳ر ؎ ہدیہ قاسم ۲ر ؎ ازہاق باطل ۲ر اصلی قیمت ایک روپیہ پندرہ آنہ۔ رعایتی ایک روپیہ ؎

سٹ نمبر پنجم جو صرف بیس فروخت ہونگے

تصدیق کلام ربانی بجواب سلیمانی کے بانی کی کہانی ۱۲ر کیفیت دیدہ ۵ر ؎ پیدائش عالم ۳ر ؎ صاعقہ ذوالجلال ۳ر دیدک توحید کا آئینہ ۲ر ؎ ازالۃ الشکوک ۲ر ؎ مسلمان کا پیغام ۲ر ؎ تنبیہ زبانمذراز ۱۰ر ؎ دھرمپال کا کچا چٹھا ۱ر گائے کی عظمت پر نظر ۱ر ؎ کلام الامام ۱ر ؎ اصلی قیمت دو روپیہ ۵ر رعایتی ایک روپیہ ؎ یہ ردّ آریہ کا سٹ ہے ؎

بیس خریداران فاروق کیلئے خاص رعایت

جو دوست ۱۰ دسمبر ۲۸ء تک فاروق اخبار کے ایک سال کے لئے خریدار بننا چاہیں۔ ان کو مندرجہ ذیل کتابوں میں سے دو روپیہ کی کتابیں جو وہ پسند کریں مفت دی جائیں گی۔ النبوۃ فی الالہام ۶ر ؎ النبوۃ فی الاحادیث ۶ر مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ر ؎ بحر حقیقت ۴ر ؎ ہدایات زرّیں ۸ر ؎ تنقید صحیح ۸ر ؎ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر ؎ ازہاق الباطل ۲ر ہدیہ قاسم ۲ر ؎ دیدک توحید کا آئینہ ۲ر ؎ مسلمان کا پیغام ۲ر ؎

تصدیق کلام ربانی ۱۲ر ؎ چندہ اخبار سالانہ چار روپیہ ہے دو روپیہ کی کتابیں مفت ملیں گی۔ اس طرح گویا صرف دو روپیہ میں سال بھر تک ان کو اخبار ملے گا۔ جو کتابیں وہ پسند کریں۔ ان کی درخواست خریداری آنے پر مبلغ چار روپیہ چندہ اخبار کا وی پی ارسال ہوگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ؎

اسید ہے۔ کہ اس موقعہ سے ناظرین فاروق فائدہ اٹھا کر درخواست خریداری جلد سے جلد ارسال کر دینگے۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ سٹ جس تعداد میں فروخت کرتے ہیں۔ وہ تعداد پوری ہو جائے۔ اور آپ کی درخواست دیر میں پہنچنے سے بیکار جائے۔ ہر ایک سٹ کی اگر کوئی کتاب علیحدہ لینا چاہیں۔ تو وہ پوری قیمت پر ملیگی۔ اور ہر ایک درخواست کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔ محصول ڈاک بذمہ خریداران ہوگا۔ ایک سو سے زائد یہ سٹ فروخت نہیں کئے جائیں گے۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ؎ المشتہر:۔

مینجر فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ڈاک خانہ قادیان کا نیا عملہ

سب پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان مع عملہ ماتحت کے تشریف لے گئے۔ ان کی جگہ بابو دھنپت رائے صاحب سب پوسٹماسٹر گورداسپور سے اور تین نئے کلرک آگئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ جدید عملہ آئندہ پبلک کو کسی شکایت کا موقعہ نہ دیگا۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات امرتسر ڈویژن بھی اس موقعہ پر قادیان میں تین چار روز تک رونق افروز رہے۔ بابو عالم خانصاحب سابق سب پوسٹماسٹر باوجود ۱۴ر نومبر کو چارج دیدینے کے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ رہے۔ اور ان کے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے خاکسار ایڈیٹر فاروق کو سب پوسٹماسٹر صاحب کی ایک شکایت کا جواب لینے کے لئے بلایا۔ اس شکایت کے متعلق اور دیگر گفتگو متعلق عملہ ڈاک خانہ کے بارے میں صاحب سپرنٹنڈنٹ سے جو مکالمہ ہوا۔ وہ اپنی نوعیت میں ایک خاص انداز کا تھا جس سے ہمیں آئندہ اپنی حقیر سی توقعات بالکل نہیں رہیں۔ ہم آئندہ اشاعت میں اس مکالمہ کو صاحب ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات انڈیا اور صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کے گوش گذار...

(باقی کی عرض سے شائع کریں گے)

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصیت سے فاروق کے لئے مضمون لکھوا کر فاروق کو مرحمت فرمایا۔ ایڈیٹر)